© rasailojaraid.com

دار الافتاء

حضرت مولانا پیر محمد یعقوب صاحب ہاشمی
شیخ الحدیث جامعہ علوم اثریہ

اعتکاف صرف مسجد کے ساتھ مخصوص ہے!

جناب ماسٹر بشیر احمد شاد علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ سے لکھتے ہیں:

"کیا عورت کے لیے مسجد میں اعتکاف کرنا ضروری ہے یا وہ گھر میں بھی اعتکاف کر سکتی ہے؟ ـــــ وضاحت فرما کر عند اللہ ماجور ہوں!"

جواب بعون اللہ الوھاب:

اعتکاف، لغۃً: "لزوم الشیٔ وحبس النفس علیہ"، یعنی "کسی چیز کو لازم پکڑنے اور اپنے نفس کو اس پر محبوس کرنے" کا نام ہے۔

اور شرعاً: "المقام فی المسجد من شخص مخصوص علیٰ صفۃ مخصوصۃ"۔ یعنی "کسی انسان کے صفتِ مخصوصہ کے ساتھ مسجد میں بیٹھنے کا نام اعتکاف ہے"۔

جبکہ حکم کے اعتبار سے حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں:

"ولیس بواجب اجماعاً الا علیٰ من نذر"۔

(فتح الباری، جلد رابع، کتاب الاعتکاف ص ۳۲۷)

یعنی اجماعاً اس کا حکم وجوب پر مبنی نہیں، ہاں اگر کسی نے اعتکاف کی نذر مانی ہو تو نذر پوری ہونے پر اس کے لیے اس کی ادائیگی واجب ہے۔

احناف کے نزدیک بھی اگر اعتکاف مبنی بر نذر ہو تو واجب، اور اگر "العشر الاواخر من رمضان" سے متعلق ہو تو سنتِ مؤکدہ، ورنہ مستحب ہے (فتح القدیر ج ۲ ص ۳۸۹ مطبوعہ دار الفکر، بیروت، لبنان)

مولانا شمس الحق فرماتے ہیں:

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"وقد اجمع المسلمون علی استحبابه وانه لیس بواجب وعلی انه متاکد فی العشر الاواخر من رمضان"

(عون المعبود جلد سابع ص ۱۳۳، مطبوعہ دار الفکر لبنان)

یعنی مسلمانوں کا اس کے استحباب پر اجماع ہے، نیز اس پر کہ وہ واجب نہیں، ہاں رمضان کے آخری عشرہ میں سنّتِ مؤکدہ ہے۔

اس وضاحت کے بعد اللہ رب العزت کے فرمان "وَأَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ" (البقرۃ: ۱۸۷) نیز امام بخاریؒ کے ترجمۃ الباب "الاعتکاف فی العشر الاواخر والاعتکاف فی المساجد کلّها" (صحیح بخاری، کتاب الاعتکاف) سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف کا تعلق مسجد سے ہے اور یہ مسجد ہی میں ہو سکتا ہے۔ گو آیت مذکورہ میں صیغہ جمع مذکر کا ہے، لیکن عورتیں اپنے مخصوص مسائل کے علاوہ دیگر مسائل و احکام میں مردوں کے ساتھ برابر کی شریک ہیں ——— ورنہ تو انہیں بہت سے احکام سے مستثنیٰ قرار دینا پڑے گا جو قطعاً غلط ہو گا!

حافظ ابنِ حجرؒ فرماتے ہیں:

"اتفق العلماء علی مشروطیة المسجد للاعتکاف الا محمد بن عمر بن لبابة المالکی فاجازہ فی کلّ مکان، واجاز الحنفیة للمرأة ان تعتکف فی مسجد بیتها وهو المکان المعد للصّلوٰة فیه۔ وفیه قول للشّافعی قدیم، وفی وجه لاصحابه وللمالکیة یجوز للرّجال والنّساء لانّ التّطوع فی البیوت افضل، وذهب ابو حنیفة واحمد الی اختصاصه بالمساجد الّتی تقام فیه الصّلوٰت" (فتح الباری جلد رابع، کتاب الاعتکاف ص۲۷۲)

یعنی اہلِ علم کا اس پر اتفاق ہے کہ اعتکاف کے لیے مسجد شرط ہے اور یہ مسجد ہی میں ہو سکتا ہے۔ ہاں محمد بن عمر بن لبابہ مالکی ہر جگہ پر اعتکاف کے جواز کے قائل ہیں، خواہ مسجد ہو یا غیر مسجد، مرد ہو یا عورت۔ احناف کے خیال میں عورت کو گھر کی مسجد میں اعتکاف بیٹھنا چاہیے۔ امام شافعیؒ کا بھی ایک قدیم قول یہی ہے۔ اور دوسرے قول کے مطابق امام شافعیؒ کے بعض اصحاب اور مالکیہ کے ہاں عورتوں اور مردوں کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

لیے گھر کی مسجد میں اعتکاف درست ہے، کیونکہ اعتکاف ایک نفلی عبادت ہے اور نفلی عبادت گھر ہی میں افضل ہے۔ لیکن امام ابوحنیفہؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اعتکاف کو ایسی مسجد کے ساتھ مخصوص قرار دیتے ہیں جس میں نماز باجماعت ادا ہوتی ہو۔"

امام ابویوسفؒ کا بھی یہی خیال ہے کہ ایسا اعتکاف جو واجب ہو، وہ تو ایسی مسجد کے ساتھ مخصوص ہے جس میں نماز باجماعت ہوتی ہو اور نفلی اعتکاف ہر مسجد میں ہو سکتا ہے۔

بہرحال امام ابوحنیفہؒ اور امام ابویوسفؒ کے ہاں اعتکاف کے لیے مسجد ضروری ہے، جیسے عام اہلِ علم کا مسلک ہے ___ بخلاف تمام احناف کے، جن کے ہاں عورت کے لیے گھر کی مسجد ضروری ہے۔

امام زہریؒ اعتکاف کو جامع مسجد سے مشروط قرار دیتے ہیں، جبکہ حضرت حذیفہؓ بن الیمان مساجدِ ثلاثہ (بیت الحرام، مسجدِ اقصیٰ اور مسجدِ نبوی) سے اسے مخصوص قرار دیتے ہیں۔ امام عطاءؒ حرمین شریفین سے، جب کہ ابن المسیبؒ حرمِ مدنی سے اس کی تخصیص کے قائل ہیں۔

ابن الہمامؒ فتح القدیر میں فرماتے ہیں:

"ولو اعتکفت فی الجامع او فی مسجد وھو افضل من الجامع فی حقھا جاز"

(فتح القدیر ج ۲ ص ۳۹۴، مطبوعہ دار الفکر، لبنان)

یعنی اگر عورت جامع مسجد یا اپنے قبیلہ کی مسجد میں اعتکاف بیٹھے تو جائز ہے۔ ہاں قبیلہ کی مسجد اس کے لیے قریب ہونے کے باعث بہتر ہے۔

شرح وقایہ کے حاشیہ میں مولانا عبدالحیؒ عورت کے گھر کی مسجد میں اعتکاف کا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

"فلو اعتکفت فی مسجد جماعۃ فی خباء ضرب لھا فیہ لاباس بہ لثبوت ذالک من ازواج النبیّ صلی اللہ علیہ وسلم فی عھدہٖ کما ثبت فی صحیح البخاری" (شرح الوقایۃ ج ۱ ص ۲۲۲، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

"اگر عورت کسی ایسی مسجد میں خیمہ لگا کر اعتکاف بیٹھے، جس میں نماز باجماعت ادا ہوتی ہو، تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیونکہ اس کا ثبوت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

عہدِ مبارک میں آپؐ کی ازواج مطہراتؓ کے طرزِ عمل سے ملتی ہے، جیسا کہ صحیح بخاری میں ہے۔"

ذیل کی روایت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ عورت کے لیے مسجد میں اعتکاف بیٹھنے سے کوئی امر مانع نہیں :

"عن عائشة (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) انّ النبیّ صلی اللہ علیہ وسلّم کان یعتکف عشر الاواخر من رمضان حتیٰ قبضہ اللہ، ثمّ اعتکف ازواجہٗ من بعدہٖ۔" (ابوداؤد، کتاب الاعتکاف)

"حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری عشرہ میں اپنی وفات تک اعتکاف کرتے رہے، پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہراتؓ نے اعتکاف کیا۔"

اس روایت کے آخری جملہ "ثمّ اعتکف ازواجہٗ من بعدہٖ" کے ضمن میں شارح فرماتے ہیں :

"فیہ دلیل انّ النّساء کالرّجال فی الاعتکاف، وقد کان علیہ السلام اذن لبعضھنّ، وامّا انکارہ علیھنّ بعد الاذن کما فی حدیث الصّحیح فلمعنیٰ اٰخر، فقیل خوف ان یکن غیر مخلصات فی الاعتکاف بل اردن القرب منہ لغیرتھنّ علیہ، او ذھاب المقصود من الاعتکاف بکونھنّ معہٗ فی المعتکف او لتضییقھنّ المسجد باخبیتھنّ۔" (عون المعبود ج ص ۱۲۴ مطبوعہ لبنان)

یعنی اس میں یہ دلیل ہے کہ عورتیں بھی اعتکاف میں مردوں کا سا حکم رکھتی ہیں (اگر مردوں کے لیے حکم مسجد میں ہے تو عورتوں کے لیے بھی مسجد ہی میں ہوگا) کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی بعض ازواج مطہراتؓ کو مسجد میں اعتکاف کی اجازت مرحمت فرمائی تھی —— رہا اجازت دینے کے بعد انکار، تو یہ کسی دوسری علت پر مبنی ہوگا، مثلاً :

۱۔ اعتکاف کی حالت میں بھی آپؐ کے قرب کو چاہنا، جس سے عدمِ اخلاص للاعتکاف کا خدشہ ہو سکتا تھا۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

۲۔ آپؐ کے معتکف کے قریب ہونے سے اعتکاف کے مقصد کا فوت ہو جانا۔
۳۔ یا ازواج مطہراتؓ کے خیموں سے مسجد میں نمازیوں کے لیے جگہ کا تنگ ہو جانا۔"
امام شوکانیؒ نے بھی نیل الاوطار (جلد ۴ صفحہ ۲۶۵ میں) یہی علل بیان فرمائے ہیں۔
حنابلہ کا نظریہ یہ ہے کہ:
"ولا یصحّ الاعتکاف الّا فی مسجد یجتمع فیہ، الّا المرأة لها الاعتکاف فی کلّ مسجد الّا مسجد بیتها" (الانصاف، جزء ثالث ص ۳۶۴، مطبوعہ احیاء التّراث العربی، بیروت لبنان)
یعنی جامع مسجد کے علاوہ اعتکاف درست نہیں، ہاں عورت گھر کی مسجد کے علاوہ ہر مسجد میں اعتکاف کر سکتی ہے"۔
امام مالکؒ عورت کے اعتکاف کے بارے میں فرماتے ہیں:
"انّها اذا اعتکفت ثمّ حاضت فی اعتکافها انّها ترجع الی بیتها فاذا طهرت رجعت الی المسجد" (مؤطا امام مالک ص ۲۶۷ مطبوعہ نور محمد کراچی)
یعنی اعتکاف کی حالت میں جب عورت کو حیض شروع ہو جائے تو وہ گھر چلی جائے اور جب حیض سے پاک ہو جائے تو اعتکاف کے لیے (دوبارہ) مسجد میں آجائے"۔
"ترجع الی بیتها" اور "رجعت الی المسجد" کے الفاظ واضح طور پر یہ بتلا رہے ہیں کہ ان کے نزدیک گھر میں عورت کے اعتکاف کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اور اس کا اصل مقام مسجد ہی ہے ــــ مسجد ہی میں اعتکاف بیٹھی، عارضہ کی بناء پر گھر چلی گئی اور پھر اعتکاف کے لیے دوبارہ مسجد ہی میں آئی ــــ فافهم و تدبّر!
قاضی ابو ولید ابن رشد فرماتے ہیں:
"واما سبب اختلافهم فی اعتکاف المرأة فمعارضة القیاس ایضاً للاثر، وذالك انه ثبت ان حفصة وعائشة وزینب ازواج النبی صلی الله علیه وسلم استأذن رسول الله صلی الله علیه وسلم فی الاعتکاف فی المسجد فاذن لهن حین ضربن اخبیتهن فیه، فکان هذا الاثر دلیلاً علی جواز اعتکاف المرأة فی المسجد۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

"واما القياس المعارض لهذا فهو قياس الاعتكاف على الصلوٰة، و ذالك انه لما كانت صلوٰة المرأة فى بيتها افضل منها فى المسجد على ماجاء فى وجب ان يكون الاعتكاف فى بيتها افضل۔"

(بداية المجتهد ج اص ۲۲۹، مطبوعہ فاران اکیڈمی لاہور)

یعنی "عورت کے اعتکاف کے سلسلہ میں اختلاف کا سبب حدیث اور قیاس میں تعارض ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ازواج مطہراتؓ میں سے حضرت حفصہؓ، حضرت عائشہؓ، اور حضرت زینبؓ نے آپؐ سے مسجد میں اعتکاف کے لیے اجازت مانگی تھی اور آپؐ نے یہ اجازت دے دی تھی، حتیٰ کہ ان کے خیمے مسجد میں لگوائے گئے۔ اس حدیث میں عورت کے مسجد میں اعتکاف کے جواز کی دلیل ہے۔ اور جہاں تک اس کے معارض قیاس کا تعلق ہے، تو یہ اعتکاف کا نماز پر قیاس ہے۔ یعنی اگر عورت کی نماز گھر میں بہ نسبت مسجد کے افضل ہے تو اس کا اعتکاف بھی گھر میں افضل ہو گا۔"

جبکہ حدیث کے بارے ان کا کہنا کچھ یوں ہے کہ عورت اپنے خاوند کے ساتھ مسجد میں اعتکاف بیٹھ سکتی ہے، اکیلی نہیں!

لیکن اس کا جواب واضح ہے کہ صریح حدیث کے مقابلہ میں بھلا قیاس کی کیا حیثیت ہے؟ —— اس میں شک نہیں کہ عورت کی نماز گھر میں بہ نسبت مسجد کے افضل ہے، لیکن اس کے باوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عورتوں کو عیدگاہ کی طرف نکلنے کا خصوصی حکم فرمایا۔ بات واضح ہے کہ حدیث کو قیاس کی بھینٹ قطعاً نہیں چڑھایا جائے گا۔

رہی بات حدیث کے سلسلہ میں ان کے اس نقطۂ نظر کی کہ مسجد میں وہ خاوند کے ساتھ اعتکاف کر سکتی ہے، اکیلی نہیں —— تو ہم کہتے ہیں کہ خاوند کے ساتھ بیوی کا اعتکاف اگر مسجد میں درست ہے تو اکیلے بھی درست ہے۔ کیونکہ ابو داؤد کی مائی صاحبہ سے ایک روایت میں یہ الفاظ موجود ہیں:

"ثم اعتكف ازواجه من بعده۔"

یعنی آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج مطہراتؓ اعتکاف بیٹھتی رہیں، اور ظاہر ہے کہ وہ مسجد میں اعتکاف اکیلی بیٹھا کرتی تھیں۔ کیونکہ ان کے خیمے مسجد سے اکھاڑنے پر آپؐ نے ان سے یہ نہیں فرمایا کہ عورت مسجد میں اعتکاف نہیں بیٹھ سکتی۔ اگر عورت کے لیے مسجد میں اعتکاف ممنوع ہوتا تو

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

انہیں روکنے کا یہ ایک زرّیں موقع تھا۔

——— لیکن اس کی بجائے آپؐ نے انہیں باقاعدہ مسجد میں اعتکاف کی اجازت دی، جس سے یہ معلوم ہوا کہ عورت کے لیے بھی مسجد ہی میں اعتکاف ضروری ہے ——— رہا بعد میں خیمے اکھڑوا دینا، تو اس کی وجہ اوپر گزر چکی ہے۔ ابو داؤد کی ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت اس بارے بالکل واضح ہے جس میں یہ الفاظ موجود ہیں:

"ولا اعتكاف الّا بصوم ولا اعتكاف الّا فی مسجد جامع"۔

(ابو داؤد، ج ۱، ص ۲۴۲، مطبوعہ مکتبہ امدادیہ ملتان)

یعنی "روزہ کے بغیر اعتکاف نہیں، اور نہ ہی جامع مسجد کے بغیر کہیں اعتکاف کیا جا سکتا ہے"۔

گو امام ابو داؤدؒ نے اس روایت کو مائی صاحبہ کا قول قرار دیا ہے، تاہم یہ قول آپؐ ہی سے مروی ایک دوسری حدیث، نیز قرآنِ مجید اور نافع کی بیان کردہ ایک روایت کے مطابق ہے۔

حدیثِ نافع کے الفاظ یوں ہیں:

"قال نافع وقد ارانی عبد الله المكان الذی كان يعتكف فيه رسول الله صلى الله عليه وسلم فی المسجد"۔ (ابو داؤد، جلد اوّل، ص ۲۴۱)

یعنی حضرت عبد اللہ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مسجد میں وہ مقام دکھایا جہاں آپؐ اعتکاف بیٹھا کرتے تھے۔

جبکہ مائی صاحبہ بیان فرماتی ہیں:

"اعتكفت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم امرأة من ازواجه مستحاضة فكانت ترى الحمرة والصفرة فربما وضعنا الطست تحتها وهی تصلی"۔ (صحیح بخاری ج ۱ ص ۲۷۳، مطبوعہ ایچ۔ ایم سعید کمپنی)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ آپؐ کی ازواج مطہراتؓ میں سے ایک مستحاضہ عورت نے اعتکاف کیا۔

پیچھے گزر چکا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اعتکاف مسجد میں بیٹھتے، لہٰذا آپؐ کی معیت میں یہ صاحبہ جو اعتکاف بیٹھیں، ظاہر ہے وہ بھی مسجد ہی میں بیٹھیں۔

ادھر قرآنِ مجید میں "وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِی الْمَسٰجِدِ" کے الفاظ انتہائی واضح ہیں۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

علامہ قرطبی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں :

"اجمع العلماء انّ الاعتکاف لایکون الاّ فی مسجد لقول اللہ تعالیٰ "فی المساجد"" (تفسیر قرطبی، جزء ثانی ص۳۳۳، مطبوعہ دارالکتب المصریہ)

یعنی اہلِ علم کے نزدیک متفقہ طور پر اعتکاف کا مقام مسجد ہے، مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں۔ کیونکہ قرآنِ مجید میں "فی المساجد" (مسجدوں میں) کے الفاظ موجود ہیں۔

امام شوکانیؒ بھی یہی کچھ فرماتے ہیں :

"وقد وقع الاجماع علیٰ انّہٗ لیس بواجب وعلیٰ انّہٗ لایکون الاّ فی المسجد" (فتح القدیر، جزء اوّل ص۱۸۶، مطبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

یعنی اس بات پر اجماع ہے کہ اعتکاف واجب نہیں۔ اور اس پر بھی اجماع ہے کہ یہ صرف مسجد ہی میں ہوسکتا ہے۔

امام نوویؒ فرماتے ہیں :

"وھٰذا الّذی ذکرناہ من اختصاصہٖ بالمسجد وانّہٗ لایصحّ فی غیرہٖ ھو مذھب مالک والشّافعی واحمد وداؤد والجمھور سواء الرّجل والمرأۃ۔" (نووی شرح مسلم، ج ا ص ۳۷۱، قدیمی کتب خانہ کراچی)

یعنی مرد و عورت دونوں کا اعتکاف مسجد کے ساتھ مخصوص ہے، جس کے بغیر اعتکاف صحیح نہیں۔ اور یہی مسلک امام مالکؒ، امام شافعیؒ، امام احمدؒ، داؤدؒ اور جمہور کا ہے۔

علامہ بدر الدین عینیؒ مائی صاحبہ کی اس روایت، جس میں بعض امہات المؤمنین کے مسجد میں بالاجازت خیموں کے لگوانے اور اکھاڑنے کا ذکر موجود ہے، کا تجزیہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

"وفیہ انّ المسجد شرط للاعتکاف، لانّ النّساء شرع لھنّ الاحتجاب فی البیوت فلو لم یکن المسجد شرطاً ما وقع ما ذکر من الاذن والمنع۔" (عمدۃ القاری جزء ۹، ص ۲۲۵، طبع مصطفیٰ البابی الحلبی مصر)

یعنی مسجد اعتکاف کے لیے شرط ہے۔ اگر مسجد شرط نہ ہوتی تو پھر آپ ﷺ کا امہات المؤمنین کو اجازت دینا اور بعدہٗ منع کرنا بے معنی ہوتا۔ اس اجازت اور منع کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اعتکاف میں عورتوں کے لیے بھی مسجد مشروط ہے، ورنہ اجازت لینے اور دینے کی ضرورت ہی

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

کیا تھی؟

امام ابنِ حزمؒ فرماتے ہیں:

"الاعتکاف ھو الاقامۃ فی المسجد بنیۃ التقرب الی اللہ تعالیٰ"

(محلّی ابن حزم، کتاب الاعتکاف، جلد ثالث صفحہ ۴۱۱ مطبوعہ دار الکتب العلمیہ بیروت لبنان)

یعنی اللہ تعالیٰ کا تقرب حاصل کرنے کی نیت سے مسجد میں ٹھہرنے کا نام اعتکاف ہے۔

اس کے بعد امام عطاءؒ کا قول نقل کرتے ہیں:

"قال عطاء ھو اعتکاف ما مکث فیہ، وان جلس فی المسجد احتساب الخیر فھو معتکف والا فلا۔"

یعنی ثواب کی نیت سے مسجد میں بیٹھنے کا نام اعتکاف ہے، اور ایسا شخص معتکف ہے۔ ورنہ یہ اعتکاف نہیں، اور نہ ہی وہ معتکف ہے!

امام شوکانیؒ فرماتے ہیں:

"اقول، مفھوم الاعتکاف الشرعی ھو اللبث فی المسجد، فلا توجد ھٰذہ الماھیۃ الا بذالک۔" (سیل الجرار، جزء ثانی ص ۱۲۶، طبع دار الکتب العلمیہ بیروت، لبنان)

یعنی میں کہتا ہوں، شرعی اعتکاف کا مفہوم مسجد میں ٹھہرنا ہے جس کے بغیر یہ مفہوم نہیں پایا جا سکتا۔

لہٰذا ذیل کے دلائل اور اقوالِ ائمہ سے جو چیز واضح طور پر سامنے آتی ہے، وہ یہ ہے کہ مسجد کے بغیر اعتکاف نہیں:

۱۔ قرآنِ مجید کا فرمان: "وَاَنْتُمْ عَاكِفُوْنَ فِي الْمَسَاجِدِ۔"

۲۔ حدیثِ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا: "ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم کان یعتکف العشر الاواخر من رمضان حتی قبضہ اللہ، ثم اعتکف ازواجہ من بعدہ۔"

۳۔ ایضاً: "کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یعتکف فی کل رمضان وفیہ فاستاذنتہ عائشۃ ان تعتکف فاذن لھا فضربت فیہ قبۃ فسمعت بھا حفصۃ وسمعت بھا زینب فضربت قبۃ اخری۔" (صحیح بخاری، جلد اول، ص ۲۷۳، طبع قدیمی کتب خانہ کراچی۔

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

گو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے علل مذکورہ کے پیشِ نظر خیمے اکھڑوا دیے، لیکن امہات المؤمنین کے اجازت طلب کرنے اور آپؐ کے اجازت دینے سے یہ تو ثابت ہوا کہ اعتکاف کا مقام مسجد ہے، ورنہ حجرات کو چھوڑ کر مسجد میں خیمے آخر کیوں لگوائے گئے ؟

۴۔ امام ابو داؤدؒ کی روایت کے یہ الفاظ : " ولا اعتکاف الّا بصوم ولا اعتکاف الّا فی مسجد جامع "۔

۵۔ امّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی مستحاضہ کے بارے روایت : " اعتکفت مع رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلم امرأۃ من ازواجہ مستحاضۃ۔ الخ " !

۶۔ نیز ائمہ و مفسرین کے مذکور اقوال، جن میں اعتکاف کے لیے مسجد کو مشروط قرار دیا گیا ہے۔

۷۔ اور خود امام ابو حنیفہؒ نیز ان کے شاگردِ رشید امام ابو یوسفؒ کا اعتکاف میں مسجد کو مشروط قرار دینا۔

۸۔ علاوہ ازیں احناف میں سے علامہ عینیؒ شارح بخاری اور مولانا عبدالحیؒ کا اعتکاف کے لیے مسجد کو مشروط و افضل قرار دینا۔

یہ وہ مواد ہے، جس کی بنیاد پر یہی کہا جا سکتا ہے کہ معتکف کا مقام خواہ مرد ہو یا عورت، مسجد ہی ہے۔ اس کے بغیر اعتکاف، اعتکاف نہیں !

قارئینِ کرام سے خصوصی گزارش ہے کہ :

- ترسیلِ زر یا خط و کتابت کے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔
- اگر آپ نئے ممبر بنے ہیں تو اس کی وضاحت فرما دیں —— انتہائی نوازش ہو گی، ورنہ تعمیلِ ڈاک میں سخت دقت پیش آتی اور بلا وجہ تاخیر ہوتی ہے —— شکریہ !

(مینجر)

© rasailojaraid.com